REGD No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ

سہ شنبہ

۳ ربیع الاول ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۵/۱۰ | ۹ اخاء ۱۳۳۵ ہش ۹ اکتوبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۳۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۸ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

خلافتِ ثانیہ کا عہد دنیا کی سب قوموں کے لئے عظیم الشان برکات کا موجب ہے

اللہ تعالیٰ نے اس مبارک عہد میں اشاعتِ اسلام کے وہ سامان اور وہ ذرائع مہیا کئے ہیں جن کی اور کہیں مثال نہیں ملتی

جو شخص مصلح موعود کا انکار کرتا ہے وہ دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جھٹلاتا ہے

محلہ دار الصدر شرقی کے جلسۂ برکاتِ خلافت میں علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ — مورخہ ۶ اکتوبر کی رات کو محلہ دار الصدر شرقی کے جلسہ برکات خلافت میں علمائے سلسلہ نے خلافت کی برکات بیان کرتے ہوئے اس امر کو نہایت خوبی سے واضح کیا کہ خلافت ثانیہ کا عہد دنیا کی سب قوموں کے لئے حصول برکات کا ایک عظیم الشان ذریعہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس مبارک عہد میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قوت قدسیہ کے طفیل اشاعت اسلام کے وہ سامان اور ذرائع مہیا کئے ہیں کہ آج بیک وقت مشرق و مغرب میں بسنے والی سب قوموں تک نہایت منظم طریق پر اسلام کا پیغام پہنچ رہا ہے اور روئے زمین پر بسنے والی سعید روحیں ایک ایک کر کے اسلام اور بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف دیوانہ وار کھنچی چلی آ رہی ہیں علمائے کرام نے اس امر کو بھی نہایت صراحت کے ساتھ بیان کیا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ہی پیشگوئی مصلح موعود کے حقیقی مصداق ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود میں اس پیشگوئی کے نہایت ہی عظیم الشان طریق پر پورا ہو جانے کے بعد جو شخص مصلح موعود کا انکار کرتا ہے۔ وہ دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور آپ کی بیان فرمودہ تصریحات کو جھٹلاتا ہے۔

یہ عظیم الشان جلسہ محلہ دار الصدر شرقی کی طرف سے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے قریب کھلے میدان میں وسیع پیمانہ پر منعقد کیا گیا تھا جس میں اہل ربوہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ صدارت کے فرائض مکرم جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء امیر جماعت احمدیہ لاہور نے ادا فرمائے۔ جلسہ کی کارروائی نماز مغرب کے بعد تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ جو مکرم سعید احمد صاحب نے کی۔ بعدہ محمد اسمٰعیل صاحب خالد نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کا ریکارڈ

تلاوت اور نظم کے بعد سب سے پہلے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک ریکارڈ کیا ہوا پرانا خطبہ جمعہ سنایا گیا۔ یہ روح پرور خطبہ حاضرین نے خاص توجہ اور انہماک سے سنا۔ اور اس سارے عرصہ میں سامعین پر ایک خاص کیفیت طاری رہی۔ اس میں حضور نے اس امر پر روشنی ڈالی تھی۔ کہ جب خدائی وعدوں کے مطابق مغرب حلقہ بگوش اسلام ہوگا تو اہل مغرب کس ذوق و شوق کے ساتھ اسلام

کی خدمت کے لئے آگے بڑھیں گے۔ جس اسلام سے وہ آج دور بھاگ رہے ہیں۔ یہی وہ وقت ہوگا کہ جب الہام الٰہی کے بموجب بادشاہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ حضور ایدہ اللہ نے احباب جماعت کو تقویٰ اختیار کرنے اور اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ تاکہ وہ دنیا میں عنقریب رونما ہونے والے انقلاب کی جدوجہد میں کماحقہ حصہ لے سکیں۔

خلافت قرآن مجید کی روشنی میں

اس کے بعد صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب نے قرآن مجید کی روشنی میں خلافت کے موضوع پر نہایت سلجھے ہوئے انداز میں تقریر کی اور خلافت کی ضرورت اور اس کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے سورۂ نور کی بعض آیات سے ثابت کیا۔ کہ جو شخص خلافت کے ساتھ وابستہ رہتا ہے وہ خدائی فضلوں اور انعامات کا وارث قرار پاتا ہے۔ اور جو خلافت سے منہ موڑتا اور اس کے نہایت ہی بابرکت نظام سے اپنا رشتہ [illegible]

توڑتا ہے وہ سراسر خسران کی راہ اختیار کر کے خود آسمانی افضال و انعامات کے دروازے اپنے اوپر بند کرتا ہے۔

خلافت کا قیام

سلطان محمود صاحب شاہد نے اپنی تقریر میں اس امر کو واضح کیا کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ اگرچہ مومنین ہی اسے منتخب کرتے ہیں۔ لیکن ان کے انتخاب کے پیچھے خدائی تقدیر اور اس کی مشیت کارفرما ہوتی ہے۔ اور مومنین اس شخص کے بارے میں ہی اتفاق کرتے ہیں کہ جسے خدا تعالیٰ خلافت کے منصب پر فائز کرنا چاہتا ہے۔ دوران تقریر میں انہوں نے عزل خلفاء کے سراسر باطل نظریہ کی بھی پُر زور تردید کی اور واضح کیا کہ خلیفہ کبھی معزول نہیں ہو سکتا۔ جب خلیفہ بنانا خدا کا کام ہے۔ تو پھر بندوں کو ہرگز ہرگز یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ وہ اسے معزول کریں یا معزول کرنے کا خیال بھی دل میں لائیں۔ اللہ تعالیٰ ہی خلیفے بناتا ہے۔ اور وہی انہیں اپنے مشن میں کامیابی عطا کرتا ہے۔ خلفاء جب تک زندہ رہتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت حاصل رہتی ہے۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا معیار

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جامعہ احمدیہ ربوہ میں آئندہ کے لئے داخلہ کا معیار پرائمری مقرر فرمایا ہے۔ نصاب سات سالہ ہوگا امیدواران کا املاء اور خوشخطی کا امتحان لیا جائے گا۔ صحیح املاء لکھنے والے خوشخط کو داخل کیا جائے گا۔ پرائمری سے اوپر کے طلباء اپنے اپنے معیارِ قابلیت کے مطابق مناسب درجہ میں لئے جا سکیں گے۔

(ناظر تعلیم)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۰ر اکتوبر ۱۹۵۶ء

قانون کا احترام

آج کل ملک میں جداگانہ اور مخلوط انتخابات کے سوال پر بڑی بحث چل رہی ہے۔ اور اب یہ بحث اتنی تلخ ہو چکی ہے کہ اس کے نتائج مشرقی پاکستان میں فساد کی حد تک پہنچ چکے ہیں۔ خبر ہے کہ جن لوگوں نے مشرقی پاکستان اسمبلی کے مخلوط انتخابات کے فیصلہ کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے جلوس نکالا ان پر لاٹھی چارج کیا گیا۔ اس پر خبر ہے کہ لاہور کی بڑی بڑی تجارتی ایسوسی ایشنوں نے لاٹھی چارج کے خلاف احتجاج کے طور پر ہڑتال کرنے کا اعلان کیا ہے۔

جہاں تک جداگانہ اور مخلوط انتخابات کا تعلق ہے۔ چونکہ یہ ایک سیاسی سوال ہے اور الفضل سیاسیات میں دخل نہیں دینا چاہتا۔ اس لئے ہم اس مسئلہ کے متعلق کوئی رائے ظاہر نہیں کرنا چاہتے۔ لیکن جہاں تک ملک کے امن وامان اور فساد فی الارض کا سوال ہے۔ ہم یہ کہنا ضروری سمجھتے ہیں کہ حکومت سیاسی لیڈروں اور عوام کو چاہیئے کہ ایسے مسائل کو نہایت خوش اسلوبی اور بغیر کسی قسم کی باہمی خراش کے طے کرنے کی کوشش کریں یہ بات ملک و قوم کے مفاد کے پیش نظر نہایت ضروری ہے۔ اور چاہیئے کہ اختلاف کی صورت میں احتجاج بھی قانون کے حدود کے اندر رہ کر کیا جائے۔ اور حکومت کو بھی چاہیئے کہ اگر احتجاج کرنے والے کسی حد تک غلطی سے قانون شکنی کے مرتکب بھی ہوں تو نہایت دور اندیشی سے کام لے کر حالات کو اپنے قابو میں کرنے کی کوشش کرے اور تشدد کا استعمال کم سے کم کرے۔

افسوس ہے کہ ہمارا تجربہ ہے کہ احتجاج کرنے والے اکثر قانون کے حدود سے نکل جاتے ہیں۔ موجودہ صورت میں ملک کی ایک اسمبلی نے ایک فیصلہ کیا ہے۔ بعض لوگوں کے نزدیک یہ فیصلہ غلط ہے۔ اس کے خلاف ان کا احتجاج کرنا حق بجانب ہے۔ لیکن یہ بات کہ حکومت کو ان کے خلاف لاٹھی چارج کرنا پڑا بظاہر اس امر کا کافی ثبوت ہے کہ مظاہرین جائز حدود سے تجاوز کر رہے تھے۔ گو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ارباب نظم و نسق نے ہی زیادتی کی ہو اور احتجاج قانون کے حدود سے متجاوز نہ ہوا ہو اور انہوں نے یہ خیال کرکے کہ کہیں لاقانونی کی صورت نہ اختیار کرے۔ حفظ ماتقدم کے طور پر مظاہرین کو منتشر کرنے کی کوشش کی ہو۔ ایسے واقعات میں دونوں طرف سے غلطی لگ جانے کا بڑا امکان ہے۔ لیکن چونکہ نتیجۃً یہ بہتر ہے کہ خطرناک صورت نہ پیدا ہو جس کا بڑا امکان ہو سکتا ہے۔ اسلئے ارباب نظم و نسق نے اگر کچھ غلطی بھی کی ہو تو اس لحاظ قابل نظر انداز ہے۔

چونکہ احتجاج کرنے والے عناصر عموماً دینی جماعتیں ہیں اسلئے ہماری رائے میں اسلام کے اصولوں کو پیش نظر رکھنا بھی ان کا فرض اولین ہے کہ وہ قانون شکنی کے حدود سے دور رہ کر ایسے احتجاجات کا بندوبست کریں۔ اسلام میں فساد کو قتل عمد سے بھی زیادہ سخت سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے چاہیئے تھا کہ احتجاج کرنے والے کوئی ایسی صورت حال نہ پیدا ہونے دیتے جس سے ارباب نظم و نسق کو شبہ پیدا ہوتا کہ یہ مظاہرہ فساد فی الارض کی صورت اختیار کرے گا۔

بہر حال یہ معاملہ بڑا نازک ہے اور دونوں طرف سے ذراسی چوک سے خطرناک صورت اختیار کر سکتا ہے جس سے ملک و قوم کو ناقابل تلافی نقصانات پہنچ سکتے ہیں۔ اسلئے لیڈروں اور حکومت دونوں کو اس میں بڑی احتیاط برتنی چاہیئے۔ افسوس ہے کہ بعض وقت ایسے معاملات دونوں طرف سے ضد کی بنا پر طول پکڑ جاتے ہیں۔ اور بجائے باہم افہام و تفہیم کے دونوں فریق غلو کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور اس طرح اپنا اور دوسروں کا ہی نقصان نہیں کرتے بلکہ تمام قوم کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

جہاں تک ہمارا خیال ہے اسلام میں اس قسم کی ہڑتالیں بھی جیسا کہ اراده کیا گیا ہے جائز نہیں ہیں۔ اور یہ عقلاً بھی مصالح قومی و ملکی کے منافی ہیں۔ ہماری دانست میں احتجاج کا بہترین اور قانونی طریق یہ ہے کہ اپنی شکایات ارباب حکومت کے سامنے رکھی جائیں اور انہیں اپنا کیس پورے طور پر سمجھانے کی کوشش کی جائے۔ اگر حکومت ان کی شکایات کو تسلیم کرلے تو بہتر ورنہ اپنی کوشش جاری رکھی جائے۔ اخبارات کے ذریعہ اپنا نقطہ نظر پیش کیا جائے۔ اور انتخابات میں اسی کی بنا پر حصہ لیا جائے۔ اگر عوام ان سے متفق ہوں گے۔ تو یقیناً آئندہ حکومت ان کے قبضہ میں آجائے گی۔ اور پھر وہ جس طرح چاہیں قانون کے اندر رہ کر تبدیلیاں کرلیں۔ ملک میں امن وامان قائم رکھتے ہوئے اپنے نظریہ کو کامیاب بنانے کا یہی قانونی اور اسلامی طریقہ ہے۔ اور کوئی ایسا طریق جائز نہیں ہے۔ جس سے ملک میں فساد فی الارض کا دروازہ کھلنے کا امکان ہو۔

ایک دو کلیاں اگر مرجھا گئیں تو کیا ہُوا

جذبۂ ایمانِ محکم کی قسم اے ہمنفس
آتشِ نمرود جز رنگِ حنا کچھ بھی نہیں

حادثۂ آلام طوفانِ بلا رنج و محن
سایۂ ابرِ گریزاں کے سوا کچھ بھی نہیں

چار سُو مچلے گا سیلِ نور و نکہت ایک دن
بدلیاں غم کی چمن پر چھا گئیں تو کیا ہُوا

غنچے غنچے میں یہاں ہے موجزن جوشِ نمو
ایک دو کلیاں اگر مرجھا گئیں تو کیا ہُوا

لاکھ ہو تاریکیٔ شب کی فراوانی مگر
جلوۂ خورشیدِ عالمتاب رک سکتا نہیں

اہلِ ایماں بڑھ کے اب عالم پہ چھا جانے کو ہیں
کثرتِ خاشاک سے سیلاب رک سکتا نہیں

حق نے بخشا ہے ہمیں محمود سا جب رہنما
کلفتیں رستے کی دلآرام ہوتی جائیں گی

کاروانِ احمدیت آگے بڑھتا جائے گا
رہزنوں کی کوششیں ناکام ہوتی جائینگی

* ——— نیفی اسلم پلیڈر رحانیوال

دعائے مغفرت

محترمہ رشید بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب آٹھ دس روز بیمار رہ کر موضع بہلولپور ضلع سیالکوٹ میں مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۵۶ء کو شام کے چار بجے وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں مورخہ ۲۸ ستمبر کو ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ رشید بیگم صاحبہ چوہدری عنایت اللہ صاحب بہلولپور ضلع سیالکوٹ کی ہمشیرہ تھیں۔ مرحومہ کی ساری زندگی تقوےٰ اور خشیت اللہ کی حالت میں گذری وہ بہت رحم دل اور غرباء کا خیال رکھنے والی خاتون تھیں احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین

——— محفوظ الرحمٰن واقف زندگی

خلافت، جمہوریت اور آمریت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پر بعض اعتراضات کے جواب

از مکرم مولوی محمد احمد صاحب ثاقب پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ

(۳)

اسلامی جمہوریت کا سب سے پہلا زینہ اہم امور میں جمہور مسلمانوں سے مشورہ لینا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس شوریٰ کو جماعت احمدیہ کے نظام کی ضروری جزو قرار دیا ہے جماعت کے دوست اس امر سے بخوبی آگاہ ہیں کہ مرکز میں جس قدر چندے وصول ہوتے ہیں۔ ان کی آمد و خرچ کا حساب ایک مجلس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے جس کا نام مجلس شوریٰ ہے اس میں تمام جماعتوں کے منتخب نمائندے جمع ہوتے ہیں۔ اور وہ آمد و خرچ کا جائزہ لے کر اپنے خیالات کا پوری آزادی سے اظہار کرتے ہیں۔ اور بالآخر کثرت رائے سے جماعت کا تخمینہ پاس ہوتا ہے اور سال بھر ان فیصلوں کے مطابق مرکزی کارکنان اخراجات کی نگرانی کرتے ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ تیز بین نے پہلے سے ہی بھانپ لیا تھا۔ کہ کسی وقت جماعت کے ممبران یا بیرونی معترضین یہ اعتراض کر سکتے ہیں کہ خلیفۂ وقت جماعت کے چندے خود کھا جاتا ہے۔ اور ہمیں اس کا علم تک نہیں ہوتا۔ چنانچہ خلافت کا بار سنبھالتے ہی آپ نے مخالفین کے اعتراضات کے جوابات دیئے وہ منصب خلافت کے نام سے چھپ چکے ہیں۔ اس میں آپ فرماتے ہیں:-

"مجلس شوریٰ کی ایسی حالت ہو کہ ساری جماعت کا اس میں مشورہ ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے زمانہ میں ایسا ہی ہوتا تھا۔ کیا وجہ ہے کہ روپیہ تو قوم سے لیا جائے۔ اور اس کے خرچ کرنے کے متعلق قوم سے پوچھا بھی نہ جائے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ بعض معاملات میں تخصیص ہو والّا ساری جماعت سے مشورہ ہونا چاہیئے"

(منصب خلافت صـ۵۲)

اس مجلس شوریٰ کے علاوہ جماعت کے مستقل نظام کو چلانے کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے نامزد ممبران ہیں انہوں نے ایک ضابطہ مقرر کیا ہوا ہے۔ جو صدر انجمن احمدیہ کے قواعد و ضوابط کی صورت میں چھپ چکا ہے۔ ان ممبران کا فرض ہے کہ وہ مجلس شوریٰ کے فیصلوں کی تعمیل کی نگرانی کریں اور مطبوعہ قواعد و ضوابط کے ماتحت روزمرہ کے کام کو چلائیں۔

کیا کوئی ایسا نظام جس میں قواعد و ضوابط کی نگرانی کے اس قسم کے دوہرے شعبے موجود ہوں اور اس کا محاسبہ بھی ہوتا ہو۔ یعنے صدر انجمن احمدیہ کا ہر ممبر مجلس شوریٰ کے سامنے اس امر کا جواب دہ ہو کہ اس نے مجلس شوریٰ کے فیصلوں کی تعمیل کیوں نہیں کی۔ کیا ایسے نظام کو آمرانہ نظام کہا جا سکتا ہے۔ کیا ایسے نظام کے سربراہ کو جو خود ان قواعد کا موجد ہو۔ اور سختی سے نگرانی کرتا ہو۔ اس کو آمر مطلق یا Dictator کہا جا سکتا ہے۔

ان حالات سے واقفیت کے باوجود اگر کوئی شخص ایسا اعتراض کرتا ہے تو اس کے لئے سوائے انا للہ وانا الیہ راجعون کے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔

جیسا کہ میں اوپر بیان کر چکا ہوں نظام خلافت میں بعض اہم معاملات میں مشورہ لینے کے بعد خلیفہ کو یہ اختیار ہے کہ وہ قوم کی بہبودی کے پیش نظر مجلس شوریٰ سے اختلاف بھی کر سکتا ہے جس کی مثالیں خلافت راشدہ کے عہد سے پیش کی جا چکی ہیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا طرز عمل بھی یہی رہا ہے۔ کہ وہ عام حالات میں مجلس شوریٰ کے فیصلوں کو نافذ کرنے کا حکم صادر فرماتے رہے ہیں۔ لیکن بعض اہم امور میں جہاں آپ یہ دیکھتے ہیں کہ مجلس شوریٰ کے ممبران اصل حالات کو سمجھ نہیں سکے۔ اس لئے وہ اپنی رائے میں جادۂ اعتدال سے ذرا ہٹ گئے۔ وہاں آپ مجلس شوریٰ کی رائے سے اختلاف کرکے بدلائل حاضرین مجلس پر یہ واضح کر دیتے ہیں کہ اس وقت مصلحت کا تقاضا یہ ہے کہ اس معاملہ میں بہتر راستہ وہ نہیں ہے جو مجلس نے پیش کیا ہے بلکہ صحیح طریق وہ ہے جو آپ پیش کر رہے ہیں۔ چنانچہ خلافت راشدہ کے طریق عمل کے مطابق مجلس شوریٰ کے ارکان بخوشی حضور کے فیصلہ کی تائید فرما دیتے ہیں۔ اور اس کے مطابق عمل درآمد شروع ہو جاتا ہے۔ لیکن ایسے مواقع بہت شاذ پیش آتے ہیں۔ ورنہ عام طور پر آپ کا دستور یہی ہے کہ آپ کثرت رائے کے مطابق ہی فیصلہ صادر فرماتے ہیں۔

شوریٰ کے فیصلوں کو رد کرنے کا اعتراض کوئی نیا اعتراض نہیں ہے بلکہ خلافت راشدہ پر بھی ایسے اعتراضات کئے جاتے رہے۔ اور خود حضرت امیر المومنین کی ذات پر بھی آپ کی ابتدائی خلافت کے زمانہ میں یہ اعتراض کیا جاتا رہا۔ چنانچہ اسی قسم کے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے حضور فرماتے ہیں۔

"بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر مشورہ لے کر اس پر عمل کرنا ضروری نہیں تو اس مشورہ کا کیا فائدہ ہے۔ وہ تو ایک لغو کام بن جاتا ہے۔ اور انبیاءؑ اور اولیاءؒ کی شان کے خلاف ہے کہ کوئی لغو کام کریں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ مشورہ لغو نہیں بلکہ بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص ایک بات سوچتا ہے دوسرے کو اس سے بہتر سوجھ جاتی ہے۔ پس مشورہ سے یہ فائدہ ہوتا ہے۔ کہ مختلف لوگوں کے خیالات سن کر بہتر رائے قائم کرنے کا انسان کو موقعہ ملتا ہے جب ایک آدمی چند آدمیوں سے رائے پوچھتا ہے تو بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ ان میں سے کوئی ایسی تدبیر بتا دیتا ہے۔ جو اسے نہیں معلوم تھی۔ جیسا کہ عام طور پر لوگ اپنے دوستوں سے مشورہ کرتے ہیں۔ کیا پھر اسے ضرور مان بھی لیا کرتے ہیں۔ پھر اگر مانتے نہیں تو کیوں پوچھتے ہیں۔ اس لئے کہ شاید کوئی بہتر بات معلوم ہو۔ پس مشورہ سے یہ غرض نہیں ہوتی کہ اس پر ضرور کاربند ہوں۔ بلکہ یہ غرض ہوتی ہے کہ ممکن ہے کہ بہت سے لوگوں کے خیالات سن کر کوئی اور مفید بات معلوم ہو سکے اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ فاذا عزمت فتوکل علی اللہ میں مشورہ لینے والا مخاطب ہے۔ اگر فیصلہ مجلس شوریٰ کا ہوتا۔ تو یوں حکم ہوتا فاذا عزمتم فتوکلوا علی اللہ۔ اگر تم سب لوگ ایک بات پر قائم ہو جاؤ۔ تو اللہ پر توکل کرکے کام شروع کر دو۔ مگر یہاں صرف اس مشورہ کرنے والے کو کہا۔ کہ تو جس بات پر قائم ہو جائے۔ تو اسے توکلاً علی اللہ شروع کر دے۔"

(منصب خلافت صـ۳۳-۳۴)

اسی طرح آپ دوسری جگہ فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ نے جہاں اس کے اغراض و مقاصد بتائے ہیں قرآن مجید میں اس کے کام کرنے کا طریق بھی بتا دیا ہے وشاورھم فی الامر فاذا عزمت فتوکل علی اللہ ایک مجلس شوریٰ قائم کرو اور ان سے مشورہ لے کر غور کرو۔ پھر دعا کرو۔ جس پر اللہ تعالیٰ تمہیں قائم کر دے۔ اس پر قائم ہو جاؤ خواہ وہ اس مجلس کے مشورے کے خلاف بھی ہو۔ تو خدا تعالیٰ مدد کرے گا" (منصب خلافت صـ۳۴)

مندرجہ بالا اقتباسات سے ثابت ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ نظام کی بنیاد جمہوری طریقوں پر ہی قائم ہے۔ اور اس چراغ کی روشنی اس سراج منیر کی مرہون منت ہے۔ جس کی ضو افشانی سے ایک عالم منور ہے

واقعات اس امر کے شاہد ہیں کہ امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فاذا عزمت فتوکل علی اللہ کے ارشاد کے ماتحت جو قدم بھی اٹھایا ہمیشہ جماعت کے لئے مفید اور سود مند ثابت ہوا۔ وہ کونسی ایسی کوشش ہے۔ جو جماعت کی اس کشتی کو غرق کرنے کے لئے مخالفین نے نہیں کی۔ اور وہ کونسا ایسا بھنور ہے جس سے آپ اس جماعت کی کشتی کو صحیح سالم نکال کر نہیں لائے پھر یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے ہم چند بے اثر آوازوں کے پیچھے کیونکر لگ سکتے ہیں۔ اور اس مضبوط اور مستحکم رسی کو اپنے ہاتھوں سے کیونکر چھوڑ سکتے ہیں۔

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی ایک تقریر

یہ کہنا غلط ہے کہ "الوصیت" میں خلیفہ کا ذکر نہیں ہے۔

جو لوگ خلیفہ کے اختیارات کو محدود کرنا چاہتے ہیں میں انکے قابو میں نہیں آسکتا

کیا غیر مبائعین ان ارشادات کی تعمیل کرنے کیلئے تیار ہیں؟

حضرت خلیفہ اولؓ کی خلافت کے خلاف غیر مبائعین نے یہ مسلک اختیار کیا تھا:۔

(۱) "صدر انجمن احمدیہ کو حضرت صاحب نے جائدادوں اور مالوں اور مکانوں کا محافظ ہی نہیں بنایا بلکہ ان کا مالک بھی قرار دیا ہے۔"
(از مولوی محمد علی صاحب مرحوم حقیقت اختلاف ص۱۴۴)

(۲) "حضرت صاحب کی وصیت سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ خلیفہ کا کوئی فرد واحد ہونا ضروری ہے...... حضرت صاحب نے انجمن کو اپنا خلیفہ بنایا ہے۔ (" " ص۳۹)

(۳) "نہ انہیں (یعنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ناقل) خلافت کا وعدہ دیا گیا۔ اور نہ انہوں نے اپنی وصیت میں کسی خلیفہ کا ذکر کیا۔" (مرآۃ الاختلاف)

ذیل حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی ایک تقریر درج کی جاتی ہے۔ جس میں آپ نے مندرجہ بالا مسلک کی تردید کرتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔ اس تقریر سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آج حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے مسلک پر کون گامزن ہے اور وہ کون تھے، جو ان کی زندگی میں بھی ان کی مخالفت کرتے رہے، اور آج بھی کھلے طور پر ان کے مسلک کے مخالف ہیں:۔

"ایسی خبر ملی ہے کہ بیعت کے دوسرے روز یا تیسرے روز کسی نے یہ کہا کہ خلیفہ کے اختیارات محدود کرنے چاہئیں۔ میں تمہارے قابو میں کب آسکتا تھا۔ جو آج تمہارے پاس ہے اس پر تو میں پیشاب بھی نہیں کرتا میرے دل میں اس کی عظمت ہی نہیں۔ مجھے دنیا سے حرص ہی نہیں انجمن کیلئے قاعدے دئیے ہیں۔ جیسے مسیح قاعدوں کا نہ تھا وہ خلیفہ بھی نہیں...... کہتے ہیں انجمن اس لئے ہے کہ سلسلہ احمدیہ کے مال کی محافظت کرے۔ مگر جب خلیفہ نہ ہوگا تو مربیوں کا سلسلہ کیا چار پانچ بوٹیاں قبۂ باغبان۔ یہ کہنا کہ الوصیت میں خلیفہ کا ذکر نہیں غلط ہے سلسلہ احمدیہ کے معنے ہی یہ ہیں کہ ایک لڑی ہے تم اسکو موقوف کرنا چاہتے ہو ایسا نہ کرو...... میرا کہنا مانو تو ایک صلاح دیتا ہوں۔ ساری دنیا میں ایک ہی خلیفہ ہو۔ اور ساری دنیا کی انجمنیں صدر انجمن کے ماتحت ہوں۔ مخدوم کے قواعد مخدوم ہیں۔ اگر خلیفہ شریر بدنفس ہوگا تو کیا خدا ہلاک کرنے کو کافی نہیں۔ ادھر ایسا امکان ہو سکتا ہے۔ کہ خلیفہ پاک نہ ہو۔ تو کیا صدر انجمن احمدیہ کے ممبروں نے ٹھیکہ لیا ہوا ہے امکان دونوں طرف ہی ہے۔" (الفضل ۱۴ر اپریل ۱۹۱۴ء)

اگر غیر مبائعین حضرت خلیفہ اولؓ سے محبت کا دعوے کرنے میں سچے ہیں۔ تو کیا وہ حضورؓ کے ان ارشادات کی تائید کرنے کے لئے تیار ہیں؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد سے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی محبت

از مکرم محمد اسحق صاحب خلیل بی۔ اے جامعۃ المبشرین ربوہ

غیر مبائعین حضرات پیغام صلح میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا ایک نامکمل مکتوب شائع کر رہے ہیں، جس کے ذریعہ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نعوذ باللہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کی جانب سے بدظن تھے۔

حالانکہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کو جو مرتبہ اور مقام حاصل ہوا۔ وہ حضرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت کا نتیجہ تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کوئی محبوب ترین وجود حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے لئے ہو سکتا تھا، تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی تھے چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے حضرت مسیح موعودؑ اور ان کی اولاد سے اپنے تعلق اور محبت کا اظہار کئی مقامات پر فرمایا۔

خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق میں سرشار ہو کر فرماتے ہیں ؎

جان و دلم فدائے جمال محمد است
خاکم نثار کوچۂ آل محمد است

یعنے محبوب کی آل سے بھی آپ کو کس قدر محبت ہے کہ آل محمد کے کوچہ پر اپنے وجود کی خاک کو نثار قرار دیتے ہیں۔

بعینہٖ یہی حالت حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی تھی اور آپ ہمیشہ حضرت مسیح موعودؑ اور آل مسیح موعود علیہ السلام کی محبت کو اپنے لئے باعث فخر اور موجب نجات سمجھتے تھے۔ چنانچہ آپ نے وفات سے قبل جو بیان وصیتہً میاں عبدالحی صاحب مرحوم کے سامنے بیان فرمایا اس سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچتا ہے۔ ایوان خلافت کے عنوان کے تحت الفضل ۱۸ مارچ ۱۹۱۴ء میں آپ کا یہ بیان حسب ذیل ہے۔

"وفات سے پہلے آپ نے میاں عبدالحی کو بلایا اور فرمایا۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر میرا ایمان رہا اور اسی پر مرتا ہوں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سب اصحاب کو میں اچھا سمجھتا ہوں۔ اس کے بعد میں حضرت بخاری صاحب کی کتاب کو خدا کی پسندیدہ سمجھتا ہوں حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو مسیح موعود اور خدا کا برگزیدہ سمجھتا ہوں۔ مجھے ان سے اتنی محبت تھی کہ جتنی میں نے ان کی اولاد سے کی تم سے نہیں کی (یعنے میاں عبدالحی سے ناقل) قوم کو خدا تعالےٰ کے سپرد کرتا ہوں اور مجھے پورا اطمینان ہے کہ وہ ضائع نہیں کرے گا۔"

(الفضل جلد نمبر ۴۰)

نیز فرماتے ہیں:۔

"مرزا صاحب کی اولاد دل سے میری فدائی ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ جتنی فرمانبرداری میرا پیارا محمود، بشیر، شریف، نواب ناصر نواب، نواب محمد علی خانؓ کرتا ہے تم میں سے ایک بھی نظر نہیں آتا۔"

(بدر ۴ر جولائی ۱۹۰۸ء)

شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر لاہور کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے آل مسیح موعود علیہ السلام کو بلا کر کرسیوں پر بیٹھنے کا حکم دیا۔ جب آپ نے دیکھا کہ بیٹھنے میں تردد ہے تو فرمایا

"میں تمہاری خدمت کرتا ہوں اور تمہارا ہی کام کر رہا ہوں تمہارے باپ کی جو میرا محسن اور آقا ہے میرے دل میں بڑی عظمت ہے آپ بیٹھ جاویں۔"

(بدر ۱۴ر جولائی ۱۹۱۲ء)

پس غیر مبائع حضرات کو یہ امر ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ جو نامکمل مکتوب وہ شائع کر رہے ہیں اس سے وہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے نام کی عظمت قائم نہیں کرتے بلکہ ان کی شان کی تنقیص کر رہے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے لئے ہمیشہ یہی امر باعث عظمت و شان ہے کہ آپ کو اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آل مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت عطا فرمائی۔ اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ حضرات صاحبزادگان سے مغائرت کا سلوک رکھا ہے تو دوسرے لفظوں میں وہ یہ ثابت کرتا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جو عہد وفاداری اور محبت کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے باندھا حضور کی وفات کے بعد اسے نہیں نبھا سکے۔ والعیاذ باللہ من ذالک

~~~~~~
~~~~~~

خلافت ثانیہ کی حقانیت پر بعض واضح اور روشن شواہد

خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی

(۱)

مسلمان جب تک خلافت ایسی نعمت خداوندی سے وابستہ رہے۔ خدا تعالےٰ کی عون و نصرت ان کے شامل حال رہی۔ اور کامیابی ان کے پاؤں چومتی رہی دنیا میں کوئی ایک شہرت ایسی نہ تھی جو دنیا والے ان کی طرف منسوب نہ کرتے ہوں۔ لیکن جونہی کہ دور خلافت میں تعطل واقع ہؤا اور روحانیت میں فقدان مسلمان دن بدن قعر مذلت میں گرنے لگے اور حالت یہاں تک پہنچ گئی کہ نہ ان کا رعب و دبدبہ رہا اور نہ ہی دنیا میں ان کی مملکتیں باقی رہیں یہ سب چیزیں آہستہ آہستہ ختم ہوتی گئیں۔

اللہ تعالیٰ کی مسلمانوں پر دوبارہ نظر کرم

جب یہ کیفیت پیدا ہوئی تو رحمت خداوندی نے از سر نو جوش مارا اور پہلے تو تجدید دین اور اصلاح مسلمانان کے لئے ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا (ابوداؤد) کے مطابق ہر ہر صدی کے سرے پر مجدد دین کو مبعوث فرمایا۔ لیکن جب دور آخر آیا اور اسلام پر ملل باطلہ نے چاروں طرف سے خطرناک حملے شروع کر دئے یہاں تک کہ خود مسلمان کہلانیوالوں نے بھی اسلام کی نازک ترین حالت پر ترس نہ کھایا۔ اور اغیار کے پیہم حملوں سے اسلام کو بچانے کی کوشش نہ کی تب آسمانی نوشتوں کے مطابق خداوند عالم نے اپنے برگزیدہ مسیح موعودؑ کو سرزمین قادیان میں کھڑا کیا تا اس مرد حق کے ذریعہ دین الحق کو خلافت راشدہ کے مبارک زمانہ کی طرح شان و عظمت حاصل ہو اور مسلمانوں میں روح ہیداری پیدا کی جائے اور انہیں ان کے فرائض منصبی سے پوری طرح آگاہ کیا جائے۔

اس اہم اور روحانی کام کی سرانجام دہی کے لئے خدا تعالےٰ نے اپنے مقدس مامور کے ہاتھوں آج سے پینسٹھ برس قبل ایک روحانی سلسلہ کی بنیاد رکھی۔ ضروری تھا کہ گذشتہ کی طرح اس سلسلہ ربانی کو بھی اپنوں اور بیگانوں کی طرف سے پیدا کردہ مشکلات و مصائب سے دوچار ہونا پڑتا۔ لیکن یہ بات بھی آسمان پر مقدر ہو چکی تھی۔ کہ ہزارہا قسم کی مخالفتوں کے باوجود جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کا بول بالا ہو اور کشتی اسلام خطرناک حوادث سے نجات پا کر سلامتی کے ساحل پر پہنچ جائے

جماعت احمدیہ میں نظام خلافت اور باغیان خلافت کی ریشہ دوانیاں

ادھر ۲۶؍مئی ۱۹۰۸ء کو خدا تعالےٰ کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام تکمیل صداقت ہونے کے بعد وفات پاتے ہیں ادھر اللہ تعالےٰ کمال حکمت سے حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ کو تاج خلافت سے سرفراز فرما دیتا ہے۔ ابتداء میں تو بالاتفاق آپ کو بطور خلیفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سچا جانشین تسلیم کر لیا گیا۔ لیکن آپ کی وفات کے قریب کے زمانہ میں بعض لوگوں نے (جن کے دلوں میں خلافت کی قدر و قیمت نہ تھی۔) اندر ہی اندر خلافت احمدیہ کے خلاف آواز اٹھانی شروع کر دی۔ اور یہ پروپیگنڈا کرنا شروع کر دیا کہ درحقیقت انجمن ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقی جانشین ہے نہ کہ کوئی خلیفہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ جلد ہی باغیان خلافت کی سازشوں اور ارادوں کو بھانپ گئے اور آپ نے اپنے درسوں اور تقریروں میں بالوضاحت اس امر پر روشنی ڈالنی شروع کر دی کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ کوئی نہیں جو اسے خلافت سے برطرف کر سکے مجھے بھی خدا تعالےٰ نے ہی خلیفہ بنایا ہے۔ میرے بعد بھی خدا تعالےٰ ہی خلیفہ بنائے گا۔ چنانچہ آپ (خلافت سے عناد رکھنے والے لوگوں کو) مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"پس اگر کوئی مجھ پر اعتراض کرے اور وہ اعتراض کرنے والا فرشتہ بھی ہو تو میں اسے کہونگا کہ آدم کی خلافت کے سامنے مسجود ہو جاؤ تو بہتر ہے۔ اگر وہ ابٰی اور استکبار کو اپنا شعار بنا کر ابلیس بنتا ہے۔ تو پھر یاد رکھے کہ ابلیس کو آدمؑ کی مخالفت نے کیا پھل دیا۔ میں پھر کہتا ہوں کہ اگر کوئی فرشتہ بن کر بھی میری خلافت پر اعتراض کرتا ہے تو سعادت مند فطرت اسے

اسجدوا لآدم ہی کہے گی

اور اگر ابلیس ہے تو وہ اس دربار سے نکل جائے گا۔۔۔۔ اگر کوئی کہے۔ کہ انجمن نے خلیفہ بنایا ہے۔ تو وہ جھوٹا ہوتا ہے اس قسم کے خیالات ہلاکت کی حد تک پہنچاتے ہیں۔ تم ان سے بچو پھر سن لو کہ مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا اور نہ میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں۔ اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں۔ اور نہ اب کسی میں طاقت ہے۔ کہ وہ اس خلافت کی ردا کو مجھ سے چھین لے"۔ (بدر ۱۲؍جنوری ۱۹۱۲ء)

جب باغیان خلافت نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ میں انتقامی جذبہ اور روح دیکھی۔ تو یہ لوگ وقتی طور پر دب گئے۔

خلافت ثانیہ کا قیام

جونہی کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے وفات پائی خلافت کے باغیوں کی طرف سے علانیہ طور پر علم بغاوت بلند کیا جانے لگا اور ان کے چھوٹے بڑے افراد نے ایڑی چوٹی تک کا زور صرف کیا کہ خلافت ثانیہ کا قیام نہ ہو۔ لیکن آسمان پر جو مقدر تھا وہ زمین پر ہو کر رہا۔ اور اللہ تعالےٰ نے خلافت ثانیہ کے عہدہ جلیلہ پر سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو سرفراز فرما دیا اور اس طرح قرآنی صداقت پھر آشکار ہوئی کہ

وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذالک فاولٰئک ھم الفاسقون

(سورۂ نور)

اس آیت استخلاف سے مندرجہ ذیل پانچ امور ثابت ہوتے ہیں۔

اوّل۔ امت مسلمہ میں گذشتہ امتوں کی طرح خلافت کا نظام قائم رہے گا۔ اور ہمیشہ کے لئے منقطع نہ ہوگا

دوم۔ خلفاء کے ذریعہ اسلام کو شان و عظمت اور غلبہ حاصل ہوگا۔

سوم۔ خلافت کے قیام اور اس سے وابستگی پیدا کرنے سے مسلمانوں کے خوف کی حالت، امن کی حالت میں تبدیل ہو جائے گی۔

چہارم۔ خلفاء خدا تعالےٰ کے عبادت گذار ہوں گے۔ اور کسی چیز کو خدا تعالےٰ کا شریک قرار دینے والے نہ ہوں گے بلکہ ان کے ذریعہ خدا تعالےٰ کی توحید کا قیام ہوگا۔

پنجم۔ خلافت ایسی نعمت خداوندی کا جو لوگ انکار کریں گے۔ وہ خدا تعالےٰ کے ہاں مجرم ثابت ہو کر بد عہد قرار دئے جائیں گے۔

جب ہم ان پانچوں امور کے پیش نظر خلافت ثانیہ سے متعلق واقعات پر غور کرتے ہیں۔ تو صاف حقیقت آشکار ہو جاتی ہے اور اگر طوالت مانع نہ ہوتی تو ہم تفصیل سے ایک ایک امر کو لے کر خلافت ثانیہ کی حقانیت پر روشنی ڈالتے

(باقی صٹ پر)

درخواستہائے دعا

(۱) میرا لڑکا نعیم اللہ بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے احباب جماعت صحت کے لئے دعا فرمادیں۔ عاجز سعید عبید اللہ شہزادہ پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ چک جھمرہ ضلع لائلپور

۲۔ بندہ کے بڑے بھائی مکرم خدا بخش صاحب ڈسکہ میں بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں احباب کرام درویشان قادیان ان کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

گلزار احمد باربر گول بازار

— ربوہ —

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سولہواں سالانہ

اجتماع بمقام ربوہ

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سولہواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔

اس اجتماع کی اہمیت تمام اراکین خدام الاحمدیہ پر واضح ہے۔ اس میں علمی مقابلوں، ورزشی مقابلوں، شوریٰ، تلقین عمل اور انتخاب نائب صدر کے علاوہ سب سے اہم چیز سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور خطاب ہے۔

جملہ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کو اپنے اس اہم اجتماع میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

ایک مرحوم دوست کا والہانہ اخلاص

جیسا کہ احباب پڑھ چکے ہیں مکرم شاہ جی محمد اکبر خان صاحب آف ترنگ زئی مورخہ ۹/۹/۵۶ کو لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں بعارضہ فالج بیمار رہ کر وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان کے اخلاص کے متعلق ایک واقعہ عرض کرتا ہوں ۱۹۵۴ء سے قبل اس مخلص بزرگ سے میں واقف نہ تھا۔ مجلس مشاورت کے موقعہ پر مکرم افسر صاحب کی طرف سے ایک چندہ کی تحریک کرنے پر ممبران مجلس مشاورت نے جس محبت اور اخلاص کا ثبوت دیا اس کی نظیر نہیں ملتی جماعت کے دوست باری باری سٹیج پر آتے تھے اور وعدہ لکھوانے کے ساتھ ساتھ اس تحریک کے لئے نقد رقم بھی ادا کرتے تھے۔ انہیں دوستوں میں میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ جنہوں نے غالباً سفید رنگ کے کپڑے کی ٹوپی پہن رکھی ہے سٹیج کی طرف تشریف لا رہے ہیں۔ ان کے ہاتھ میں سو سو روپے کے سبز رنگ کے کئی نوٹ تھے۔

کوئی دس منٹ کے بعد وہی بزرگ پھر کچھ رقم لے کر سٹیج کی طرف جاتے ہوئے دیکھے گئے۔ اس طرح انہوں نے کئی بار سٹیج کا چکر لگایا۔ اور اپنی طرف سے اور جماعت کی طرف سے کئی سو روپیہ بطور چندہ کے ادا کر دیا۔ چونکہ میں ان کو جانتا نہ تھا اس لئے میں نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے ایک دوست سے دریافت کیا کہ یہ مخلص بزرگ کون ہیں؟ جس پر مجھے بتایا گیا کہ یہ شاہ جی محمد اکبر خان صاحب سکنہ ترنگ زئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اس مرحوم کی روح پر نازل ہوں۔ اور خدا تعالیٰ ہر آن ان کے درجات بلند فرماتا رہے۔ آمین۔ احباب جماعت بھی ان کی بلندیٔ درجات کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

مصباح کا عیسائیت نمبر

انشاء اللہ تعالیٰ ماہ نومبر کا "مصباح" عیسائیت نمبر ہوگا۔ تمام اہل قلم بزرگوں، بھائیوں اور بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ اس نمبر کے لئے اپنی معلومات ارسال فرمائیں۔ جن اہم مضامین پر لکھنا مقصود ہے وہ یہ ہیں (۱) واقعہ صلیب کی حقیقت (۲) تحریف بائیبل (۳) رد کفارہ۔ (۴) رد تثلیث (۵) رد الوہیت مسیح (۶) کیا موجودہ اناجیل الہامی ہیں۔ (۷) حضرت مسیح علیہ السلام کشمیر کی طرف آئے اور وہیں فوت ہوئے۔ ان کے علاوہ بھی جو امور عیسائیت سے تعلق رکھتے ہیں ان پر بھی مضامین لکھ کر ارسال کئے جا سکتے ہیں۔

ان مضامین کے استدلال اور ترتیب میں یہ خیال ضرور رکھیں کہ احمدی مستورات بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اس سلسلہ میں مضامین کی آخری تاریخ ۱۵ اکتوبر ہے

نیز مصباح اکتوبر اور نومبر اکٹھا شائع ہوگا۔ کیونکہ کاغذ کا سرکاری پرمٹ ہے۔ خریداران مصباح اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں

امۃ اللہ خورشید مدیرہ مصباح ربوہ

اعلان شوریٰ لجنہ اماء اللہ

بر موقع اجتماع خدام الاحمدیہ ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر ۵۶ء

جیسا کہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے فیصلہ کیا تھا کہ لجنہ کی شوریٰ جلسہ سالانہ کی بجائے خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے ساتھ ہو جایا کرے۔ اسی فیصلہ کے مطابق تمام لجنات کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے ساتھ جو کہ ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر ۵۶ء کو ہو رہا ہے لجنہ اماء اللہ کی شوریٰ بھی ہو جائے۔

تمام لجنات کو اس اعلان کے ذریعہ اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ جلد از جلد اپنی لجنہ کی طرف سے شوریٰ کے لئے تجاویز ارسال کریں نیز اپنی لجنہ کے نمائندہ کا نام بھی ارسال کر دیں۔

جس طرح خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں تحریری و تقریری مقابلے وغیرہ ہوتے ہیں۔ اس طرح کے چند مقابلے بھی منعقد کئے جائیں گے۔

نمائندگان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ ان کے ٹھہرنے کا انتظام دفتر لجنہ اماء اللہ ربوہ میں ہوگا۔ بستر ہمراہ لائیں۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

دعائے مغفرت

(۱) میری اہلیہ ۲۸ ستمبر ۵۶ء بروز جمعہ وفات پا کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ اڑھائی ماہ سے پتّے کی درد میں مبتلا تھی۔ ڈاکٹروں نے اپریشن کا مشورہ دیا۔ چنانچہ اپریشن کے لئے مرحومہ کو میو ہسپتال لاہور میں داخل کرا دیا گیا۔ جمعہ کو اپریشن ہوا۔ اپریشن کرنے پر پیٹ میں ایک اور نقص معلوم ہوا۔ ڈاکٹروں نے اس کا بھی اپریشن کر دیا مگر مرحومہ تاب نہ لا سکی اور فوت ہو گئیں۔

مرحومہ ماسٹر نذیر الدین صاحب پال آف سیالکوٹ حال مارٹن پور کراچی کی دختر تھیں۔ انہوں نے اپنے پیچھے چھ چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم مرحومہ کو جنت الفردوس میں داخل فرمائے اور ہم لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

صدر الدین احمد آف گوجرانوالہ حال نیو کلاتھ مارکیٹ کراچی

(۲) میرے خالہ زاد بھائی عبد السمیع باؤلے کتے کے کاٹنے سے ۱۵/۹/۵۶ کو اچانک وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی عمر وفات کے وقت تقریباً سولہ سال تھی نیک سیرت اور ہونہار بچہ تھا۔ اس کی وفات سے ان کے والد کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ احباب ان کی مغفرت اور بلندیٔ درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

(رشیدہ اہلیہ بشارت احمد صاحب بشیر ربوہ)

اعانت الفضل

مکرم نذیر احمد صاحب سی۔ ایم۔ اے لاہور نے اپنے محکمانہ امتحان میں پاس ہونے کی خوشی میں مبلغ ۸/۳ روپے بطور اعانت ارسال فرمائے ہیں جزاکم اللہ احسن الجزاء ان کی طرف سے کسی مستحق کے نام چھ ماہ کے لئے خطبہ نمبر جاری کر دیا جائے گا

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو بلحاظ دین و دنیا کے مفید اور بابرکت بنائے اور ان کی جملہ پریشانیوں کو اپنے فضل و کرم سے دور فرمائے۔ مینیجر الفضل ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) گزارش ہے کہ میرا پوتا عزیز فتح الدین احمد عرصہ دس یوم سے ٹائیفائڈ بخار سے بیمار ہے۔ دن رات بخار رہتا ہے اور بہت کمزور ہو گیا ہے۔ بزرگان سلسلہ شفائے کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ وہاب الدین کیپٹن از راولپنڈی

(۲) عزیزم چوہدری عبد الکریم صاحب شاہد کاٹھ گڑھی (سیالکوٹ) کی والدہ محترمہ ایک لمبے عرصہ سے دماغی عارضہ میں مبتلا ہیں۔ بڑی پریشان ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ان کو کامل شفا عطا فرمائے عبد العزیز خان کاٹھ گڑھی

(۳) میرے ماموں زاد بھائی چوہدری احمد خان صاحب نمبردار گلاب دیوی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب شفائے کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں

عبد الغنی خان چک نمبر ۱۰۹ گ ب تحصیل جڑانوالہ گڑھ۔ لائلپور

خلافت ثانیہ کی حقانیت پر واضح اور روشن شواہد (بقیہ صفحہ ۵)

مبائعین اور غیر مبائعین کے دینی کاموں پر ایک نظر

تاریخ احمدیت سے پتہ چلتا ہے کہ خلافت ثانیہ کے ابتدائی زمانہ میں مولوی محمد علی صاحب اور ان کے دیگر رفقاء غیر مبائعین حضرات نے سر توڑ کوشش کی کہ خلافت احمدیہ کا قیام نہ ہو اور انجمن ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقی جانشین تسلیم کی جائے۔ اس میں شبہ نہیں کہ شروع شروع میں ان لوگوں کی تعداد مبائعین کے مقابلہ میں اکثریت کا حکم رکھتی تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مستقبل قریب میں ہی یہ عظیم الشان نشان دکھایا کہ منکرین خلافت جو اپنی اکثریت پر نازاں تھے اقلیت میں ہو گئے۔ اور خلافت ثانیہ سے وابستہ ہونے والوں کی تعداد بڑھ گئی۔ اور آج تو ہم مبائعین خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۹۹ فیصدی ہیں اور غیر مبائعین ہمارے مقابل کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتے۔

پھر کام کی وسعت کے لحاظ سے بھی دیکھا جائے تو خلافت ثانیہ کی برکات کے نتیجہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خدام نے جو کام کیا ہے اس سے اہل پیغام کے کام کو دور کی بھی نسبت حاصل نہیں۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے گذشتہ دنوں حضور نے تحریر فرمایا کہ:-

"ہم کمزور جیت گئے اور طاقتور دشمن ہار گیا۔ آج ہم ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور جن لوگوں کو ایک تفسیر پر ناز تھا ان کے مقابلہ میں اتنی بڑی تفسیر ہمارے پاس ہے کہ ان کی تفسیر اس کا تیسرا حصہ بھی نہیں جو ایک انگریزی ترجمہ پیش کرتے تھے ان کے مقابلہ میں ہم چھ زبانوں کا ترجمہ پیش کر رہے ہیں۔"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیشگوئی مصلح موعود میں پسر موعود کی نسبت علاوہ دیگر علامات کے "جلد جلد بڑھنا" "زمین کے کناروں تک شہرت پانا" اور "علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جانا" علامات بھی بیان فرمائی تھیں۔ جب ہم واقعاتی لحاظ سے دیکھتے ہیں تو یہ علامتیں خلافت ثانیہ کی حقانیت پر سو فیصدی دال ہیں۔ دیکھو! کس طرح اللہ تعالیٰ نے "ایک بچہ" کو بڑے بڑے اکابرین پیغام کو نیچا دکھا کر مظفر و منصور کر دیا۔ جسے "کل کا بچہ" کہہ کر غیر مبائعین پکارتے تھے آج اس نے روحانی دنیا میں جلد جلد بڑھ کر ایک عالم کو حیرت میں ڈال دیا اور وہ کون ہے جو اس حقیقت کا انکار کر سکتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے زمین کے کناروں تک شہرت حاصل نہیں ہوئی۔ یہ خلافت ثانیہ ہی کی برکات ہیں کہ آج فرزندان احمدیت کے ہاتھوں دنیا کے اکثر تاریک و تار ممالک میں اسلامی مشن قائم ہو چکے ہیں۔ جن کے ذریعہ ہزارہا لوگ کفر و الحاد کی زنجیروں سے رہائی پا کر حلقہ بگوش اسلام ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ اور بیسیوں شرک و بدعت کی آماجگاہوں میں مسجدیں بن گئی ہیں۔ جن میں احمدی مبلغین پانچ اوقات خدا تعالیٰ کی توحید کی اذانیں بلند کر رہے ہیں۔ آج سیدنا محمود ایدہ الودود کے خدام کے ذریعہ ہر ملک و دیار میں بکثرت اسلامی لٹریچر شائع ہو کر سعید روحوں کی روحانی تشنگی بجھانے کا باعث ثابت ہو رہا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو علوم ظاہری و باطنی کے اعتبار سے ایسا پایا کہ علمی میدان میں آپ کے مقابل کسی بھی علم و فضل کے مدعی کو نکلنے کی جرأت نہیں ہوئی اور نہ ہو گی۔

(باقی)

مردے زندہ ہو جائیں گے!

عموماً دمہ کے مریض کو موت کے برابر سمجھا جاتا ہے۔ اس ہٹیلی بیماری کے ایک روزہ علاج کا بندوبست ہمارے ہاں سرشمیر روڈ میں کیا گیا ہے۔ اس مرتبہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۶ء بروز جمعہ مطابق ۴ کاتک کو دوائی استعمال کرائی جائے گی جس کے ایک ہی دفعہ استعمال کرنے سے انشاء اللہ دمہ جڑ سے اکھڑ جائے گا۔ لہٰذا خدانخواستہ آپ یا آپ کا کوئی دوست دمہ کی بیماری میں خواہ کتنے ہی عرصہ سے تکلیف میں ہو تو اطلاع پہنچاویں رہائش و طعام کا انتظام ہمارے ذمہ ہو گا۔ معاوضہ بعد میں حسب حیثیت۔ علاج کے خواہشمند خط لکھ کر ہم سے ہدایات طلب کریں

ڈاکٹر نثار احمد واقف بی۔ اے ایم۔ بی۔ ایچ

وینڈ ایم۔ آئی۔ ایم۔ سی۔ اسٹیشن سرشمیر روڈ ضلع لائلپور

درخواست دعاء

میرے بھائی چوہدری محمد الدین صاحب گوکھ نور محمد ضلع نواب شاہ بڑی پریشانیوں میں مبتلا ہیں اور ان کی اہلیہ بھی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی تمام پریشانیاں دور فرمائے اور ان کی اہلیہ کو شفا عطا فرمائے۔ آمین

عبدالحمید کارکن دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اعانت الفضل

۱۔ مکرم چوہدری علم دین صاحب آف بریار پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۲۶ رکھ برانچ ضلع شیخوپورہ جو اپنے اخلاص اور دینی جوش میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے گاؤں میں احمدیت کا ایک عمدہ نمونہ ہیں۔ انہوں نے چار اشخاص کے نام خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے -/۲۰ روپے عطا کئے ہیں۔ خدا تعالیٰ چوہدری صاحب کو اس کا بڑھ چڑھ کر اجر دے اور ان پر اور ان کی اولاد پر اپنا خاص فضل اور برکتیں نازل فرمائے چوہدری صاحب اس گاؤں میں ایک مفید وجود ہیں۔ آپ ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب درد دل سے ان کی کلی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں نیز اس گاؤں کے چوہدری محمد دین صاحب نے ایک روپیہ اعانت الفضل میں دیا۔ خدا تعالیٰ انہیں جزاء دے اور مزید نیکیوں کی توفیق بخشے۔ اور دوسرے لوگوں کے لئے عمدہ نمونہ بنائے۔ آمین۔

اسی طرح موضع دھاروال چک ۳۳ ضلع شیخوپورہ کے چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب چوہدری شیر محمد صاحب۔ چوہدری شاہ محمد صاحب۔ چوہدری غلام حیدر صاحب۔ چوہدری غلام فرید صاحب۔ چوہدری علی احمد صاحب پکھاری والی۔ چوہدری نواب دین صاحب چوہدری محمد شفیع صاحب۔ چوہدری لال دین صاحب اور چوہدری عطا محمد صاحب ان سب دوستوں نے ایک ایک روپیہ چندہ عطا کر کے مستحق اور ضرورتمند اشخاص کے نام خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے اعانت فرمائی ہے۔ خدا تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ اور مزید نیکیوں کی توفیق بخشے۔ آمین۔

۲۔ مکرم منشی مہر دین صاحب عرائض نویس پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ نے مبلغ -/۵ عطا کر کے ایک شخص کے نام بغرض اصلاح و ارشاد سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ اسی طرح آپ کے فرزند منشی محمد اشرف نے اڑھائی روپے عطا کر کے چھ ماہ کے لئے ایک شخص کے نام خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کی اس نیکی اور صدقہ جاریہ کو قبول فرمائے۔ مکرم منشی محمد اشرف صاحب کی والدہ کو آنکھوں کی تکلیف ہے احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں خدا تعالیٰ اس خاندان پر اپنا فضل اور کرم نازل فرمائے اور اپنی نعمتوں سے سرفراز فرما کر دین و دنیا میں فلاح و کامرانی عطا فرمائے۔ آمین

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

۳۔ مکرم شیخ محمد یوسف صاحب زعیم مجلس انصار اللہ ضلع لائلپور نے مبلغ -/۵ روپے کسی مستحق اور موزوں شخص کے نام خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے عطا کئے ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو اس کا عمدہ اجر دے اور ان پر اور ان کے اہل و عیال پر اپنا فضل نازل فرمائے اور کاروبار میں برکت ڈالے۔ اس سے قبل بھی آپ چھ ماہ کے لئے ایک مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کرا چکے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

اسی طرح مکرم چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب بی اے ٹیکس آفیسر ڈسٹرکٹ بورڈ لائلپور نے بھی کسی موزوں اور ضرورتمند شخص کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے مبلغ -/۵ عطا کئے ہیں۔ خدا تعالیٰ چوہدری صاحب کو اس کی عمدہ جزا دے اور اپنی رحمتوں سے نوازے اور مزید نیکیوں کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز چوہدری غلام علی صاحب آڑھتی منڈی سانگلہ ہل نے بھی اسی غرض کے لئے مبلغ -/۵ روپے عطا کئے ہیں۔ چوہدری صاحب کے لئے بھی احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کے جان و مال میں برکت بخشے اور دین و دنیا میں ترقی عطا فرمائے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

درخواستہائے دعا

میرے لڑکے حمید الدین احمد انور کو کئی دن سے بخار آ رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ (کیپٹن شیخ نواب دین ربوہ)

۲۔ خاکسار کے والد محترم فیروز الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہڑپہ ضلع منٹگمری۔ ایک مقدمہ میں مبتلا ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے ان کی باعزت بریت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار نعیم الدین بارڈی گارڈ)

جلسہ برکت خلافت میں علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

(بقیہ صفحہ اوّل)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی الہامی شان

محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل صدر محلہ دار الصدر شرقی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصریحات کی روشنی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی الہامی شان پر ایک نہایت مبسوط اور پُر مغز تقریر کی۔ آپ نے پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ سنانے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی متعدد کتب میں بیان فرمودہ تصریحات پڑھ کر سنائیں اور اس طرح ثابت کیا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہی اس پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مصلح موعود کا نو سال کے اندر اندر پیدا ہونا اور حضور علیہ السلام کے مبشر فرزندوں میں سے ہونا لازمی قرار دیا ہے اور پھر اس کا نام بھی بتایا ہے یہ سب علامات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ذات بابرکات میں جمع ہو جاتی ہیں۔ اب جو شخص بھی مصلح موعود کا انکار کرتا ہے وہ دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور آپ کی بیان فرمودہ تصریحات کو جھٹلاتا ہے۔

خلافت کے ذریعہ انوار نبوت کا اجراء

مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے نے اپنی تقریر میں اس امر کو صراحت کے ساتھ بیان کیا کہ انوار نبوت صرف خلافت کے ذریعہ ہی کامل طور پر جاری رہ سکتے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے انوار نبیوں کے ذریعہ ظاہر ہوتے ہیں اور خلافت ان انوار کو دور دور تک پھیلانے اور انہیں لمبے عرصہ تک قائم رکھنے کا کام کرتی ہے بعدہ آپ نے قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں اس امر کو نہایت خوبی سے واضح کیا۔ کہ جو کام انبیاء سرانجام دیتے ہیں بعینہٖ انہی کام کی سرانجام دہی خلفاء کے سپرد ہوتی ہے اس طرح خلافت کی برکات نبوت کی برکات کے بالکل متصل واقع ہوئی ہیں۔ آپ نے تقریر کے آخر میں عزل خلفاء کے غلط نظریہ کی بھی تردید کی اور کہا یہ کہنے سے کہ جسے خدا مقرر کرتا ہے وہ کسی وقت نا اہل ہو جائیگا خدا کے علم غیب پر اعتراض وارد ہوتا ہے وہ علام الغیوب ہے وہ یہ امانت اسی شخص کے سپرد کرتا ہے جسکے متعلق وہ سمجھتا ہے کہ یہ آخر دم تک اس منصب کی ذمہ داریوں کو پوری خوش اسلوبی سے نبھائے گا۔

تاریخ پیغامیت

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے تاریخ پیغامیت کے موضوع پر نہایت عمدہ پیرائے میں تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ وہ لوگ جو بعد میں خلافت ثانیہ کے وقت جماعت سے علیحدہ ہوئے وہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانۂ مبارک میں بھی احمدیت کی عظمت کو نہ پہچان سکے تھے۔ چنانچہ ان کے بعض اکابرین نے متعدد مواقع پر ایسے خیالات ظاہر کئے جو احمدیت کی شان کے منافی تھے۔ اور جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ آپ نے کہا یہی وجہ ہے کہ قدرت ثانیہ کے ظہور کے وقت بھی ان لوگوں نے صحیح راہ اختیار نہ کی اس کے بعد آپ نے سلسلہ وار وہ واقعات بیان کئے جو اس امر کے شاہد ہیں کہ ان لوگوں نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں خلافت حقہ کو مٹانے کی سر توڑ کوشش کی اور بالآخر خلافت ثانیہ کے قیام پر انہوں نے قادیان کو چھوڑا جسے خدا نے مقدس قرار دیا تھا۔ بہشتی مقبرے کو چھوڑا اور وہ انجمن بھی چھوڑی جسے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جانشین کہا کرتے تھے۔

برکات خلافت ثانیہ

آخر میں مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب فاضل نے "برکات خلافت ثانیہ" کے موضوع پر ایک نہایت مبسوط تقریر کی۔ آغاز تقریر میں آپ نے قرآن مجید کی آیات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے یہ ثابت کیا کہ حضور علیہ السلام کی بعثت کا مقصد دنیا بھر میں اشاعت اسلام ہے۔ اور اس طرح تمام دوسرے ادیان پر اسلام کو غالب کر دکھانا ہے۔ حضور علیہ السلام نے دنیا میں مبعوث ہو کر اس مقصد کے پیش نظر ایک عظیم الشان جدوجہد کی بنیاد ڈالی۔ اور اس کی تکمیل کو ایک ایسے موعود فرزند کی اولوالعزمی

— باقی اگلے کالم میں (م)

(م) کے ساتھ وابستہ قرار دیا۔ کہ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام میں فرمایا تھا کہ قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ آپ نے فرمایا سو خلافت ثانیہ کے عہد کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی سب قوموں کے لئے حصول برکات کا ذریعہ بنایا ہے۔ جس پہلو سے بھی دیکھا جائے۔ یہ برکات نہایت عظیم الشان ہیں۔ آپ نے قلت وقت کی وجہ سے صرف دو برکتوں کے بیان پر ہی اکتفا کیا۔ آپ نے بتایا پہلی برکت تبلیغ اسلام کا وہ عظیم الشان نظام ہے جس کے ذریعہ آج بیک وقت مشرق و مغرب میں بسنے والی سب قوموں تک اسلام کا پیغام پہنچ رہا ہے اور روئے زمین پر بسنے والی سعید روحیں ایک ایک کر کے اسلام اور ہادی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیوانہ وار کھنچی چلی آ رہی ہیں۔ یہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی قوت قدسی کا ایک عظیم الشان کرشمہ ہے کہ ایک طرف تو جماعت احمدیہ کے افراد اشاعت اسلام کے لئے اپنے اموال پیش کر رہے ہیں اور اسی مقصد کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر رہے ہیں اور دوسری طرف اطراف و جوانب عالم میں بسنے والی سعید روحیں اسلام کی گرویدہ ہو ہو کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج رہی ہیں

دوسری برکت دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن مجید کی اشاعت اور اس کے معارف کو پھیلانے کی عظیم الشان جدوجہد ہے۔ آپ نے ان ہر دو برکات کو تفصیل سے بیان کرنے کے بعد فرمایا بڑے ہی نادان ہیں وہ لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنی ایسی سیدھی تحریروں اور تقریروں سے جماعت احمدیہ کے افراد کو فیوض و برکات کے اس سرچشمہ سے برگشتہ کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ [illegible] بعدہ برکات خلافت کے موضوع پر مکرم مولوی جلال الدین صاحب کا ایک پیغام ریکارڈ سنایا گیا۔ یہ پیغام ایک روز قبل مکرم شمس صاحب نے خاص اس جلسہ کے لئے ریکارڈ کرایا تھا۔ کیونکہ آپ بعض ضروری کاموں کے سلسلہ میں دو ایک روز کے لئے لاہور تشریف لے جا رہے تھے۔

بعدہ صاحب صدر مکرم چوہدری اسد اللہ خانصاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ اور یہ بابرکت جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

مملکت اسرائیل کا قیام کس طرح عمل میں آیا؟

احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن میں چوہدری محمد شریف صاحب کا لیکچر

ربوہ مورخہ ۶ اکتوبر کو پروز ہفتہ مبلغ فلسطین مکرم چوہدری محمد شریف صاحب نے احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن میں "مملکت اسرائیل" کے موضوع پر ایک نہایت دلچسپ لیکچر دیا۔ جس میں آپ نے انیسویں صدی کے اواخر میں "صیہونی تحریک" کے قیام تک کے تمام واقعات تفصیل کے ساتھ بیان کئے اور ۱۹۴۸ء کی جنگ فلسطین پر بھی روشنی ڈالی اور ثابت کیا کہ اس مملکت کا وجود عالم اسلام کے لئے مستقل خطرہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ بعد میں آپ نے حاضرین کے متعدد سوالات کے بھی جواب دئے

آخر میں احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن کے صدر مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب ایڈیٹر ماہنامہ "الفرقان" نے اس امر کو واضح کیا کہ اسرائیل کا وجود عرب ممالک کے لئے ایک ناسور کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے اسرائیل کے حالات کو جاننا اور ان پر غور کرنا نہایت ضروری ہے۔ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ہم سب کے شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے ہمیں اسرائیل کے حالات سے آگاہ کیا ہے اور اس ضمن میں بعض نہایت اہم امور پر روشنی ڈالی ہے۔

ربوہ میں والی بال کا میچ

ربوہ ۸ اکتوبر۔ چوہدری سیف اللہ خانصاحب ایم۔ ایل۔ اے آف کوٹ نارڈ تحصیل حافظ آباد۔ چوہدری الطاف اللہ خانصاحب نمبردار اور چوہدری امداد اللہ خان صاحب والی بال کی ایک ٹیم لے کر ربوہ تشریف لائے جس کا "ربوہ والی بال کلب" کی ٹیم سے شام کو ۵ بجے دفاتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے گراؤنڈ میں میچ ہوا۔ تین گیمیں ہوئیں۔ جن میں دو گیمیں مہمان ٹیم نے جیتیں۔ مقابلہ بہت دلچسپ رہا۔

احمد حسین (کیپٹن والی بال کلب ربوہ)

درخواست دعا

میری چھوٹی بچی شائستہ بانوں بعارضہ پیچش و بخار بیمار ہے۔ معزز بھائی و بہنیں درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچی کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور خادمہ دین بنائے

نذیر بیگم اہلیہ حاجی غلام حیدر باجوہ دار الصدر ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۰۵